

نہ منظر باد پرخان آرزو در سراج گوید کہ حرفی است در فارسی یعنی علی و استعمال چنان
گویند بر بام رفت یعنی بالای بام مؤلف عرض کند کہ استعمال حرف بر بام
فوق و علی سلم (ارو) اوپر پر (بلندی نوشت) دیکھو باشجر صاحب آصفیہ
نے فرمایا ہے بر فارسی اسم مذکر اوپر بالا بلند مؤلف عرض کرتا ہے کہ
ہم نے ارومیں اس فارسی لفظ کا استعمال ان معنوں میں نہیں سنا۔ غالباً
صاحب آصفیہ کا تسامح ہے۔

(۳۳) بر بقول جامع بفتح اول بمعنی بلندی (النوری ۵) شرح آن دیگر ان ہی ہند
پڑ کہ فرود است در بر از خورشید پ (ارو) بلندی نوشت۔

(۳۴) بر بقول سروری و بہانگیری و بہان و رشیدی و جامع و سراج بہ فتح بابہنی
کنار و آغوش و بغل و بقول ناصر پیلو و کنار و آغوش (النوری ۵) شرف بلطف
ہی پروردگار ملک پائین بنانہی پروردگار بر پ (امیر خسرو ۵) نازک تر
است آن بدن از برگ گل بسی پ عیشی است گر بر منہ کشد و برش کسی پ (حکیم نومی
۵) سخت روز کہ دریا تر ابدید بید پ کہ پیش فضل تو چون ناقص است و چون
ابتر کہ بہال با تو نماند شد از بخوابد جفت پ بقدر با تو نیاروز و از بخوابد پ
عرض کند کہ اشارہ این بر معنی اول گذشت و این مجاز معنی اول است پس (ارو)
بر بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر بغل آغوش کنار (مومن ۵) یون جلد
جائے رات گزراے فلک در نیچ پ از سے جدا ہو رہے فلک قمرائے فلک در نیچ پ

(۵) بر بقول سروری و جهانگیری و برهان و رشیدی و ناصری و جامع و سراج
 بفتح با یعنی پهنای پرچیز (النوری ۵) برو بالای قصر جاہ اورا پانچ پاید بسالی مرغ
 او ہام پانچ مؤلف عرض کند کہ بدین معنی لغت سنکرت است صاحب ساطع و کر
 این کردہ جاوارو کہ فارسیان استعمال این کردہ باشند و جاوارو کہ درین شعر (برو
 بالا) یعنی کنارو قد باشد و کنایہ از بلندی و پهنائی کہ از قد بلندی مراد است و
 از کنارو آغوش عرض مقصود اندرین صورت این را متعلق بہ معنی چہارم کنیم و
 (برو بالا) را درین شعر استعارہ دانیم و جاوارو کہ بر در کلام النوری مرادف بالا
 باشد و از (برو بالا) بہ تکرار لفظ معنی بلندی گیریم باقی حال این لغت فارسی
 نیست یعنی پهنای اگر سند واضح تر ازین بدست آید تو انیم کہ مقرریم گوئیم (ارو و)
 بر بقول آصفیہ فارسی عرض پهنای چورائی مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے
 ارو و میں اس فارسی لفظ کا استعمال ان معنوں میں نہیں سنا۔ غالباً صاحب آصفیہ
 کا تلمیح ہے۔

(۶) بر بقول سروری و برهان و ناصری و جامع بفتح با یعنی نفع و فائدہ (سعدی ۵)
 بر نخور و از خود و از عمر خویش پھر کہ مرا از تو جدائی کند پانچ و فرماید کہ اصل این ہمان اثر
 است چنانکہ یک از عمر خود بر خور و ارباشد یعنی نمرزندگانانی خود را دریا بدخان
 آرزو در سراج گوید کہ مجاز است مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی ہفتم باشد (ارو و)
 نفع بقول آصفیہ عربی اسم مذکر بود فائدہ منافع و نفع نتیجہ ثمرہ۔

(۷۷) بر۔ بقول سروری و جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و جامع بفتح با بمعنی مثر
 (انوری سے) آمد نظام شاخش و صدر شہید برگ و وان شاخ و برگ را تو خداوند
 بار و بر پک (فرخی سے) دراز تر ز غم مستمند سوختہ دل پک کشیدہ تر ز غم و مندختہ جگر و
 چو چشم شمع ہمہ چشمہای اوبلی آب پک چو قول سفلہ ہمہ کشتہای اوبلی بر پک خان آرزو در
 سراج گوید کہ ظاہر این مخفف بار است مؤلف عرض کند کہ ما اشارہ این بر لفظ
 بار کردہ ایم و ہمدراجا عرض کردہ ایم کہ بار فرید علیہ بر است و درینجا ہمین قلم
 کافیت کہ مجاز معنی دوم یعنی چیزی کہ بالای درخت پیدا می شود آنرا بگفتند (ارو و)
 و کیو بار کے دسویں معنی۔ صاحب آصفیہ نے بر کو بھی ان معنوں میں بیان کیا ہے
 اور فرمایا ہے کہ فارسی اسم مذکر پھل۔ بار و رخت۔

(۷۸) بر۔ بقول سروری و جامع بفتح با بمعنی برندہ (انوری سے) شمس اسلام فلک
 مرتبہ برہان الدین پک آنکہ مولش بر شمس و فلک فرمان بر پک مؤلف عرض کند کہ
 بی خبری زبان زبان از قواعد فارسی بر آنگامی زبان است کہ این بمعنی فاعلی و ہند
 و نمی دانند کہ بدون ترکیب با اسمی این معنی پیدا نمی شود و بر قواعد اسم فاعل ترکیبی
 غور نظر مودند (ارو و) لیچا نیہ و الالہ

(۷۹) بر۔ بقول سروری و برہان و جامع بفتح با بمعنی بیر (انوری سے) بر سمرقند اگر
 بگذری ای باد سحر پک خبر از این خراسان ببر خاقان بر پک مؤلف عرض کند کہ چرا
 نمی فرمایند کہ امر حاضر مصدر بر آید است کہ بجای خودش می آید (ارو و) لیچا

(۱۰) بر بقول سروری بفتح یا یعنی استقلال مؤلف عرض کند که نظر به اعتبار محقق زبان دان این را اسم جامد فارسی زبان گوئیم که سکوت صاحبان ناصری و جامع که ہم از اہل زبانند تعجب خیر است (اروو) استقلال و یکپو استقامت۔

(۱۱) بر بقول سروری و پہانگیری و پہان و جامع و سراج بفتح اول یعنی یاد و حفظ (فاقانی) پس گشتہ صد ہزار زبان آفتاب وار پہ تائید مناسب گج گرد و از برش پہ حساب جہانگیری فرماید کہ این را (از بر) ہم گویند صاحب رشیدی گوید کہ بدین معنی از بر است نہ بر اما بیر بہ تختانی و دم و دیم بہ تختانی و دم یعنی حفظ و یاد آمدہ۔ خان آرزو و سراج گوید کہ این ما خود است از معنی اول چرا کہ از بر کردن بمعنی یاد کردن از سینه تعلق وار و یعنی چیزی را ملوک سینه گردانیدن چنانکہ گویند کہ علم در سینه باشد نہ در سینه علم مؤلف عرض کند کہ محقق زبان دان یعنی صاحب سروری از سندی کہ پیش کردہ بر معنی حفظ ثابت نمی شود و از مصدر (بر کردن) کہ می آید اللہ تعالیٰ تعالیٰ این معنی می شود و بر اعتبارش ہمین قدر توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان باشد مجاز معنی اول یعنی چیزی کہ در سینه باشد و اشارہ این بر از بر ہم کہ زہ ایم و سیر را کہ می آید مزید علیہ این دانیم چنانکہ بست و بست و ویرمبڈلش کہ موحده بہ و او بدل شود چنانکہ آب و آو (اروو) و یکپو از بر۔ صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے کہ فارسی۔ اسم مذکر۔ یاد۔ حافظ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ آپ نے غالباً تسامح فرمایا ہے اردو میں یہ فارسی لفظ ان معنوں میں مستعمل نہیں ہے۔

(۱۲۱) بر بقول سروری و برہان و جامع بالفتح بمعنی تن و بدن (خاقانی سے) خسار
عید را نگر از برقع زرش پاکر دست شاہ جامہ عید لیت در برش پو (انوری سے)
تو بادی کہ خبر با تو نیکو نیاید پو قبای بقادر بر آفرینش پو مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی
چہارم است و مگر بیچ (ارو) و کیو بدن۔ صاحب آصفیہ نے بر پر لکھا ہے۔
فارسی۔ اسم مذکر۔ تن۔ بدن۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ یہ فارسی لفظ ارو
میں سنا نہیں گیا۔

(۱۲۲) بر بقول سروری بالفتح بمعنی بیرون (حکیم سنائی سے) ویریت تاسید
مختر ہی و مید پو ای زندہ زاوگان سرازین خاک بر کفید پو مؤلف عرض کند کہ
و مصدر مرکب (بر کردن) بر بمعنی دوام اوست بمعنی بالاکردن و بلند کردن
و از سند حکیم سنائی ہمیں معنی پیدا می شود پس بوثیقہ این مصدر بر را بمعنی بیرون
گرفتن زائد از ضرورت است محقق نہ باندان از تراکت کار گرفت اگر چہ باعتبار
این معنی را تسلیم تو انیم کرد و بر را بدین معنی اسم جامد فارسی زبان تو انیم گفت لیکن
حقیقت ہمیں قدر است کہ ذکرش بالا گذشت (ارو) بر بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم
مذکر۔ باہر۔ بیرون۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے اردو میں بر بمعنی بیرون
کسی اہل زبان سے نہیں سنا۔ صاحب آصفیہ نے غالباً تسامح فرمایا ہے۔

(۱۲۳) بر بقول سروری و جہانگیری و برہان و ناصر و جامع و سراج بفتح اول
بمعنی زن جوان صاحب رشیدی مذکور این گوید کہ درین تامل است مؤلف عرض کند

باعتبار تحقیقین بالاسیما صاحبان سروری و ناصرہ و جامع کہ از اہل زبانند اسم جاہ
 فارسی زبان گیریم و مشتاق سند استعمال باشیم (ارو) جوان عورت مؤنث۔
 (۱۵) بر بقول سروری و جہانگیری و ہریان و ناصرہ و جامع و سراج بالفصح بمعنی طرف
 و جانب چنانکہ گویند کہ از راہ یک بر شو یعنی یک طرف شو صاحب رشیدی تذکرین
 گوید کہ درین تامل است مؤلف عرض کند کہ نظر باعتبار تحقیقین بالاسیما صاحبان
 سروری و ناصرہ و جامع کہ از اہل زبانند اسم جاہ فارسی زبان و انیم و مجاز معنی
 چارم (ارو) طرف۔ و کچو بان کے شہر ہون معنی۔

(۱۶) بر بقول سروری بالفصح بمعنی نزدیک۔ سندان بر معنی نہم گذشت۔ خان آرزو
 و سراج و ذکرین کہ گوید کہ چنانکہ بر من چنین است یعنی پیش من و فرماید کہ
 این نیز مشتاق از معنی اول است یعنی سینہ (انوری ۵) بر درنگ رکاب تو بند
 زمین ہا بر شتاب عنان توی شتاب صبا ہا (ولہ ۵) توی کہ سایہ عدلت چنان لہیر
 شدہ ہا کہ رخنہ کردن آن شکل است بر خورشید ہا مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی دوم
 و انیم یا اسم جاہ بدین معنی (ارو) پاس۔ بقول آصفیہ ہندی نزدیک۔ قابون
 (۱۷) بر بقول سروری بالفصح بمعنی مہربان حیث است کہ سند استعمال پیش نشدہ از
 معاصرین عجم نہ شنیدیم و در کلام قدما ندیدیم باعتبار محقق صاحب زبان تو انیم گفت
 کہ اسم جاہ فارسی زبان باشد۔ سکوت صاحبان ناصرہ و جامع تعجب خیر است (ارو)
 مہربان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ محبت کرنے والا شفیق۔ رفیق۔ محب۔

(۱۸) بر بقول جهانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و جامع و سراج مخفف برگ۔
 (کمال اسمعیل ۷) ہر کہ چون نرگس صاحب نظر است از سر ذوق با چون گل از
 آرزوی دیدن او صد بر شد با مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و جا و اردو
 کہ مجاہد یعنی ہفتم گریم کہ اصلش معنی دوم است کہ برگ ہم ہچون ثمر بالای درخت
 است چنانکہ فارسیان باہم را ہم بمعنی برگ و گل و ثمر گرفتہ اند (اردو) برگ بھو
 آصفیہ فارسی۔ اسم نگر۔ پتہ پات۔ ورق۔

(۱۹) بر بقول جهانگیری و برہان و جامع و سراج بمعنی درخانہ و سر است۔ صاحب
 رشیدی بذر این گوید کہ درین تامل است و صاحب ناصری گوید کہ برہان نڈاردو
 مؤلف عرض کند کہ نظر بر اعمام و محققین بالا کہ بعض شان از اہل زبانند اسم جا
 فارسی زبان و انیم و شتاق سند استعمال باشیم (اردو) دروازہ بقول آصفیہ
 فارسی۔ اسم نگر۔ مدخل۔ پھاٹک۔ در۔ باب۔

(۲۰) بر بقول برہان و جامع بمعنی زیر خشک بی آب و علف و بیابان صاحب
 ناصری گوید کہ تر بہ تشدید رای عملہ مقابل بحر لغت عرب است و جمع آن براری
 و تخفیف ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ مفہوم ہا شاہد فارسیان لغت شدہ را بہ
 تخفیف خواندہ اند (اردو) خشک زمین میوٹ۔ جنگل۔ نگر۔ صاحب آصفیہ
 نے تر کو تشدید کے ساتھ لکھا ہے اور فرمایا ہے کہ عربی۔ اسم نگر۔ خشک زمین۔
 جنگل۔ بیابان۔ خشکی۔ مؤلف عرض کرتے ہیں کہ غالباً آپ سے تسامح ہوا ہے اس لئے

کہ اردو میں مفزس کا استعمال ہے تخفیف کے ساتھ اور شد و کا استعمال نہیں ہے۔
 (۲۱) بر بقول برہان۔ نام درختی و رہند صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ در
 ہندوستان می روید و از شاخہای آن پنج برآمدہ نزول می کند و رفتہ رفتہ بر زمین
 رسیدہ فرو می رود و از آن پنج شتہ دیگر بہم می رسد و برای تقویت شاخہ ہنر
 ستون می شود (آزاد بگرامی ۵) چوریشہ بر در نیم راہ و مانند ہا فرود شمن او در
 ترقی مشکوس ہا (مرشد قلیخان مخمور ۵) چو درختی کہ زیر شاخ و پد ریشہ بجاگ ہا
 در سجود تو ز ہر عضو زمین گیر شدم ہا مؤلف عرض کند کہ بڑ ہو قدہ و رای ہندی
 بقول ساطع لغت سنسکرت است بفتح اول بمعنی درختی معروف کہ شیران را در
 بکار بند و چون فارسیان این قسم لغات را در فارسی استعمال کنند رای ہندی
 را بہ رای ہند بدل کنند صاحب محیط بر (بڑ بہ رای ہندی) گوید کہ آن را در بک
 مالوہ برگد گویند و عبری ذات الذوانب و بفارسی درخت ریشا و ہندی تپو
 باسرو در سنسکرت مری و آن درختی است ہندی بسیار کلان گرم و تر
 تر و بعضی سرد و راول و دم و خشک و رآخر آن شیرا و سرد و خشک در سو
 گران و جالس شکم و دافع فساد باد و بلغم و صفرا و نافع و امیل و شور و پ
 حرارت و تشنگی و بیہوشی و زخمہا و ریشہا را نافع و منافع بسیار دارد (الح)
 (اردو) بڑ بقول اصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ برگد۔ ایک قسم کا پھل کی مانند
 بڑے سایہ اور پھیلاؤ کا درخت ہے جس میں دائری کی طرح نیچے جڑیں بھی اٹکتی ہیں

مؤلف عرض کند کہ (بہم برآمدن) بمعنی
 حقیقی حاصل بالمصدر (برآمدن) است
 خشکین شدن و در غضب آمدن می آید کہ می آید و معنی بیان کرده صاحب سخا
 پس این ہم ماضی مطلق آن مصدر مرکب
 بر سبیل مجاز غیر از اصطلاحی نیست و لیکن
 باشد (اروو) غصه ہوا و دیگر بہم برآمد
 معاصرین عجم بر زبان ندارند (اروو)
 جس گایہ ماضی مطلق ہے۔
 (۱) وہ تیلہ جس کے نیچے سے چشمہ جاری ہو
 برآمد جامی اصطلاح بقول ناصری و دیگر (۲) بندی نوشت۔
 انہ بمعنی مصدر است کہ جای صدور و
 برآمدن بقول بگردا تعظیم کردن و فرما
 بیرون آمدن باشد و آن را برآمدگاہ نیز کہ کامل التصرف است و مضارع این
 گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت
 صاحب جہانگیری و در لطحات
 (جای برآمد) است و برآمد حاصل بالمصدر
 بر تعظیم کردن و برخاستن قانع و فرماید
 بر آمدن دیگر ہج (اروو) برآمد ہونے کی
 کہ این کنایہ باشد صاحب جامع ہم ذکر این
 کردہ صاحب موار و فرماید کہ حاصل بالمصدر
 جگہ نکلنے کی جگہ برآمدگاہ۔
 برآمدگی استعمال بقول صاحب سخا
 این برآمد و صاحب ناصری صراحت فرماید
 بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار (۱) کند کہ برپای خاستن برای تعظیم کسی کہ
 کر یوہ کہ از پائین آن چشمہ برآمدہ باشد و درآمدہ مؤلف عرض کند کہ مصدر مرکب
 (۲) بقول جامع کہ بذیل (برآمدن) آوروہ از کلمہ بر (معنی حقیقتش یعنی علی) و آمدن
 بمعنی بندی مؤلف عرض کند کہ این بمعنی (بمعنی خودش) و معنی حقیقی این مرکب بندی

(۲۲) بر۔ بقول بہان پندہ را گویند مؤلف عرض کند کہ تحقیق زبان مذکور
ازین معنی ساکت اگر نہ استعمال پیش شود تو انیم عرض کرد کہ مجاز معنی دو معنی باشد
و بس کہ پندہ را کہ بالاترمی باشد۔ برگفتہ باشد حیث است کہ صراحت فرید گوی
از پندہ مذکور و طرز بیانش تخصیص را ظاہر می کند (اردو) ایک خاص پندہ
کو فارسیوں نے برگہا ہے۔ مذکر۔

(۲۳) بر۔ بقول بہار معنی در و بالعکس و بجوالہ مرزا جلال امی طباطبائی نوشتہ کہ در
و بر و روار و استعمال بدل یکدیگر می آیند (صائب ۵) نیست امروز از جنون
این شور و غوغا بر سرم پا در حریم غنچہ چون لاله سودا بر سرم پا (سیر رضی اریتمانی
۵) سر پالین چون ہند آن را کہ در روی در دل است پا خواب شیرین چون کند
آن را کہ شوری بر سر است پا (سعدی ۵) ساقی سنگدل مرا چند بہانہ میدہی
بادہ ناب برگفت شور شراب بر سرم پا مؤلف عرض کند کہ درست می گوید مہین است
مجاورہ (اردو) مین۔ و کیواندر۔

(۲۴) بر۔ بالکسر بقول انند ورن فارسی زبان یعنی یک کہ عدد اول است مؤلف
عرض کند کہ صاحب غیاث این را لغت ترکی گوید و صاحب کثر کہ محقق لغات ترکی
است تصدیق این می کند۔ نمی دانیم کہ صاحب انند چطور این را لغت فارسی گفت۔
(اردو) ایک۔ عدد واحد۔ مذکر۔

(۲۵) بر۔ بالفتح بقول انند مثل بای موقدہ برای الصاق آید چنانکہ (دوش بروش)

(وزمین بر زمین) (خواجہ نظامی) علامان گل چہرہ و دلربای پیکر بر کمر گر و تختش بہ پای
 زمین بر زمین تا باقصای رسم بچو بشید و ریایا بر زید بوم پد و فرماید کہ اگر محمول بر
 معنی علی باشد پس زمین عبارت از اطباق آن خواهد بود چنانکہ درین بیت شیخ شیراز
 (س) آنکہ چون پستہ دیدمش ہمہ مغز پست بر پوست بود بچو پیاز پد و ہمچنین (س)
 برتست پاس خاطر بچا زگان و شکر پد بر ما و بر خدای جهان آفرین خرا پد و گوید کہ چون
 بر عرض مقدمہ چیزی اخذ یا ترک کردہ میشود می گویند کہ بے بر فلان چیز گرفت یا ترک
 کرد بے مثلاً صاحبی نوکری را دشنام داد پس در ان حال می توان گفت کہ بے فلانی
 نوکری گذاشت بر دشنام بے و در اینصورت مدخول لفظ بر سبب ما تقدم باشد و ہم
 او گوید کہ ازین قبیل است درین بیت خواجہ نظامی (س) جهان آن کسی راست کو
 دیند و پد پی مرد گذاشت بر بیچ مرد ہمای بر مرد ضعیف و زبون مؤلف عرض کند کہ در
 ہمہ اسناد بالا بر معنی علی باشد و معنی الصاق اصلاً نباشد و این ہمہ اسناد متعلق بمعنی
 دوم است کہ گذشت (اردو) دیکھو دوسرے معنی۔

(۲۶) بر۔ بالفح بقول بہار بمعنی الی چنانکہ نظامی گوید (س) سکندر بتاریکی آردت با
 کہ رہ روشنی خضر یا بد پر آب پد مؤلف عرض کند کہ درین شعر ہم بمعنی علی است
 نہ الی قائل (اردو) دیکھو بر کے دوسرے معنی۔

(۲۷) بر۔ بقول ناصری زائد و را شعرا معتقدین بسیار است چنانکہ (ع) ای تازہ تر
 از برگ گل تازہ بہ بہر پد و فرماید کہ تقدم ہای ابجد بر این روئیف از شر الی بلغاست

خان آرزو در سراج ذکر این کرده مؤلف عرض کند که بدون تقدّم مؤخره هم زیادت
بر اور کلام فارسیان یافته ایم و در بعضی مصادر هم که در محاوره فارسیان مستعمل است
چنانکه انگیزش و بر انگیزش و آهنگش و بر آهنگش و غیر ذلک (ارو) بر فارسی
ز اندبھی آتا ہے۔

(۲۸) بر۔ بالفح بمعنی روشن که مصدر (بر کردن) بمعنی روشن کردن از همین معنی مشتق
است که می آید خان آرزو بذیل بر ذکر این مصدر کرده گوید که ظاهر و در (بر کردن) معنی
روشن کردن متعلق بمعنی دوم است مؤلف عرض کند که درست گوید (ارو) روشن
و کھو ابرخیده۔

بر آب آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول	و ۲۱، مشهور شدن هم (النوری ۷) مولد و
جہانگیری (در ضمیر) و بقول صاحبان برهان	نشا بین در خاک ہندستان مراد نظم و شعر
ورشیدی و بحر و جامع و مؤید و سراج (۱) کنایہ	بین کہ بر آب خراسان آید است (ارو)
از ظاہر و فاش شدن (امیر خسرو ۷) چو فوج	(۱) ظاہر ہونا۔ (۲) مشہور ہونا۔
ہندوان رہ پیشتر یافت ہا خلیفہ ہم خلاف	(الف) بر آب افگن چون ز پیش سپر اصطلاح
تصم دریافت ہا بر آب آمد ہمد کان آتش	صاحب مؤید بکر این گوید کہ (۱) ای چو زین
انگیز ہا بچوش آور و سیل آتش تیز ہا مؤلف	سپر بر آب افگند اور یعنی از و عاجز شود و منہزم
عرض کند کہ چیزی کہ از تہ بر آب آید ظاہر شود	گر دو کذا قبیل۔ صاحب ہفت فریاد کہ (چون)
و از ہمین معنی حقیقی این اصطلاح عام قرار یافت	ز پیش سپر معلوم یعنی از و عاجز شود و منہزم

<p>گرد و نیز (۲) یعنی مستعد شدن - مؤلف نمی دهد و معنی مصدری از مضارع پیدا می کند عرض کند که تسامح هر دو که این را بصورت و محققین فارسی زبان از هر دو معنی ساکت مصدر قائم نکر و ند یعنی ----- معاصرین عجم هم بر زبان نذارند (ارو)</p>	<p>(ب) بر آب انگندن سپر است یعنی غدا (الف) دا عاخر ہوتا ہے۔ ہارتا ہے۔ (۲) ہتھوڑ و منہزم شدن و درین مصدر تخصیص آب ہونا (ب) سپر پھینکنا سپر ڈالنا۔ بقول اصغیر ہم نباشد بگہ (بر زمین انگندن سپر ہم ہم ہتھیار ڈالنا خوف سے یا ہار مان کے ہتھیار معنی وار و مجرود (سپر انگندن) ہم مرادوش۔ پھینک دینا۔ عاخر ہونا۔ مغلوب ہونا یا پست حیفاست کہ مصرع ثانی (الف) را ذکر کرد بر آب برون بنا مصدر اصطلاحی۔</p>
<p>تأسیان میگردیم کہ مقصود شاعر چہ بود۔ فصل بر آب برون بنیاد بہار و نقل نگارش ہتھوڑ یعنی صاحب مؤید الفضلہ برای تالیف فضلہ اند ہر دو این ہر دو مصادر را با (باب شش مصرع کامل را اصطلاحاً قائم داشت و بنا و بنیاد) نوشتہ اند و سندی از برای این دریافت حقیقت را بر فضلہ گذاشت و این پیش نکر و ند و ما حقیقت آن بجایش عرض کردیم حسن فضیلت اوست و نمی توانیم گفت کہ و نسبت این عرض کنیم کہ این من و چہ مرادوف از استعمال شاعر مصدر اصطلاحی را اخذ آن باشد ولیکن استعمال این با کلمہ سراز کردن نتوانست یا شکل و انت و معنی نظر مانگداشت۔ طالب سند باشیم کہ محققین زبان دو م پیدا کردہ صاحب ہفت غلط است این را ترک کردہ اند (ارو) و چہ آب کہ الفاظ اصطلاح و معنی تحقیقش اجازت آن رساندن بنا۔</p>	<p>تأسیان میگردیم کہ مقصود شاعر چہ بود۔ فصل بر آب برون بنیاد بہار و نقل نگارش ہتھوڑ یعنی صاحب مؤید الفضلہ برای تالیف فضلہ اند ہر دو این ہر دو مصادر را با (باب شش مصرع کامل را اصطلاحاً قائم داشت و بنا و بنیاد) نوشتہ اند و سندی از برای این دریافت حقیقت را بر فضلہ گذاشت و این پیش نکر و ند و ما حقیقت آن بجایش عرض کردیم حسن فضیلت اوست و نمی توانیم گفت کہ و نسبت این عرض کنیم کہ این من و چہ مرادوف از استعمال شاعر مصدر اصطلاحی را اخذ آن باشد ولیکن استعمال این با کلمہ سراز کردن نتوانست یا شکل و انت و معنی نظر مانگداشت۔ طالب سند باشیم کہ محققین زبان دو م پیدا کردہ صاحب ہفت غلط است این را ترک کردہ اند (ارو) و چہ آب کہ الفاظ اصطلاح و معنی تحقیقش اجازت آن رساندن بنا۔</p>

<p>نداشت که این را متقول کرده ایم که امر حاضر همان مصدر است (ارو) و کیهو آب گفتن یہ اُس کا امر حاضر ہے۔ دیگر رفتن مصدر اصطلاحی</p>	<p>بر آب بستن اصطلاح بقول انند سیراب کردن (طغراسه) زبان برگ پان تاوردہ ان غنچہ اش دیدم ہوا بر آب گریہ تہم گلبن آشفته حالی را ہوا صاحب بحر وارستہ</p>
<p>بقول بہار مرادف لہذا ان آب نبودن) و (بر آب بستن چسبزی) را بمعنی سیراب کردن آن آورده مؤلف عرض کند کہ آب پچیزی (بر آب بستن چسبزی) مؤلف عرض کند کہ ما در نسخہ اول الطبع بہار این را نیا تقسیم و در طبوعہ نو کشور سندی پیش نشد پس تا آنکہ سند استعمال پیش نہ شود اعتبار را شاید و اگر از معنی لفظی کار گیریم خرمین نباشد کہ بر طریق دیگر رفتن است و پیروی کسی کردن است کہ (بر آب فلان) بمعنی بطریق فلان می آید (ارو) غیر کی پیروی کرنا۔</p>	<p>گذشت پس جاوارو کہ کلر بر اورین اصطلاح زائد گیریم چنانکہ بمعنی بست و ہفتش مذکور شد یا اینکه (بر آب بستن) چنانکہ معنی وابستہ آب کردنش یا معنی کنایہ ایست و موافق قیاس (ارو) سیراب کرنا۔ (دیکھو آب پچیزی بستن)</p>
<p>مصدر اصطلاحی بقول بہار در آب فرو بردن و گوید کہ اطلاق بر آب گوی متقول۔ بقول سرور ہستی بہار در آب فرو بردن و گوید کہ اطلاق مصدر زدن بر چسبزی بمعنی خوشستن را رسانیدن بہا پچیزی بسیار آمدہ درین صورت بمعنی</p>	<p>بقول سرور ہستی بہار در آب فرو بردن و گوید کہ اطلاق مصدر زدن بر چسبزی بمعنی خوشستن را رسانیدن بہا پچیزی بسیار آمدہ درین صورت بمعنی</p>

<p>الی و زون یعنی رسانیدن باشد یعنی خود نوشتن در شراب زون که آب یعنی شراب بپاش را آب رسانیدیم پس آب رسانیدن عبارت از انقیاد کردن است (تج) بود (حسین یک خروشی رباعی) بچند روز به چو اجباب زدیم با آخر نقیبی گنج نایب زدیم در دایره خیز و در بر ویم بخانه بر آب زدیم مؤلف عرض کند که در چنانکه بر معنی بست و سوش گذشت نسجه قدیم بهار (الف) یعنی غرق کردن است الی (ار و و) الف) پانی مین ڈالنا کرانا و پس و ما تنها همین رباعی نوشته که ای خرابان غرق کرنا ب شراب مین ڈونا (رج) این شدیم و رندی مستی اختیار کردیم و گوید آب کو شراب خوار بنانا.</p>	<p>بر آب رسانیدن عبارت از انقیاد کردن است (تج) بود (حسین یک خروشی رباعی) بچند روز به چو اجباب زدیم با آخر نقیبی گنج نایب زدیم در دایره خیز و در بر ویم بخانه بر آب زدیم مؤلف عرض کند که در چنانکه بر معنی بست و سوش گذشت نسجه قدیم بهار (الف) یعنی غرق کردن است الی (ار و و) الف) پانی مین ڈالنا کرانا و پس و ما تنها همین رباعی نوشته که ای خرابان غرق کرنا ب شراب مین ڈونا (رج) این شدیم و رندی مستی اختیار کردیم و گوید آب کو شراب خوار بنانا.</p>
<p>که می تواند که درینجا یعنی (د) در آب انداختن بر آب فلان اصطلاح بقول بجز و و غرق کردن گیریم درین صورت مفعول برهان (در ملحقات) یعنی بطریق فلان و به تسبیح و در خواهد بود و علی التقدیرین مفعول روش فلان و بقول صاحب مؤید بر شکل فیه آب است (انتهی) پس بجایال ماعبارتا فلان مؤلف عرض کند که آب یعنی طریق اول الذکر تصحیف و تصرف صحیحین مطبوع بر معنی چهارش گذشت (ار و و) کسی کی باشد بای حال (الف) یعنی دوم حقیقی است روش بر کسی کی پیروی مین - و معنی اول هم داخل آن است و (ب) بر آب فلان چیز آمدن مصدر اصطلاحی</p>	<p>که می تواند که درینجا یعنی (د) در آب انداختن بر آب فلان اصطلاح بقول بجز و و غرق کردن گیریم درین صورت مفعول برهان (در ملحقات) یعنی بطریق فلان و به تسبیح و در خواهد بود و علی التقدیرین مفعول روش فلان و بقول صاحب مؤید بر شکل فیه آب است (انتهی) پس بجایال ماعبارتا فلان مؤلف عرض کند که آب یعنی طریق اول الذکر تصحیف و تصرف صحیحین مطبوع بر معنی چهارش گذشت (ار و و) کسی کی باشد بای حال (الف) یعنی دوم حقیقی است روش بر کسی کی پیروی مین - و معنی اول هم داخل آن است و (ب) بر آب فلان چیز آمدن مصدر اصطلاحی</p>

<p>بقول بہار مرادف بر آب دیگر فتن مؤلف عرض کند الف، بر آب نقش زون اسما و اصطلاحی کہ آب درینجا یعنی رونق است کہ بر معنی دو (دب) بر آب نوشتن بہار (دب)</p>	<p>گذشتہ و این معنی رونق آن چیز داشتند را ذکر کرده گوید کہ الفوری استعمال این است یعنی مساوات آن چیز داشتند و تکرار کردہ (س) بہرچہ مفتی رایت قلم بدست و رونق (میر خسرو) بر آب زخت یک گرفت ہر قضا بر آب نوید جواب فتویٰ را</p>
<p>گل سیراب نیاید، آنچه از لب آب زری تا نیاید ہر (ارو) خوبی اور رونق اور تازگی میں کسی چیز کے مساوی ہونا۔</p>	<p>پہر میر ابو الحسن فراہانی علیہ الرحمہ و شرح این نوشتہ کہ یعنی مفتی رای تو بہر قصد کہ قلم بدست گیر خواہ بقصد فتویٰ امر خواہ</p>
<p>بر آب گفتن اسما و اصطلاحی بقول بہار و بحر و جامع و مؤید و ہفت معنی فی الحال و زود گفتن و زود جواب و ادن مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد کہ (بر آب آمدن) پس بہار گوید کہ چون صاحب اصطلاحات یعنی ظاہر و فاش شدہ ان گذشتہ و مقصود (بر آب) را بمعنی در حال آوردہ ممکن است از (بر آب) ظاہر و فاش است از ہمین کہ (بر آب نوید) را بمعنی در حال نوید</p>	<p>بارا و فتویٰ نہیں و اگرچہ نہ نوشتہ باشد قضا جواب آن فتویٰ و رد آن را بر آب می نوید یعنی جواب آن و رد آن صورت نمی بندد اصطلح این مصدر را اصطلاحی قرار یافتہ فرما گیریم تا محصل معنی آن شود کہ ہرچہ گفتنی حال حاضرین عجم بر زبان نداشتند از روی راسی نسبت و ترا و در صالح دینی و جواب فوراً کہنا۔ جلد کہنا۔ جلد جواب دینا۔</p>
<p>سوال اہل عالم بخاطر می رسد ہمین کہ قضا</p>	<p>سوال اہل عالم بخاطر می رسد ہمین کہ قضا</p>

یافت که اقتضای رای تو چیت و توجیه فتوی که صاحب استعمالش کرده (س) چرخ
خواهی و او پیش از آنکه عمل آری بنا بر چند آنکه زنده نقش حوادث بر آب پاشی شود
نهایت موافقت و متابعت که سنت بتو جوهر آئینه آگاهی ما مقصود صاحب نسبت
و ارد موافق مافی الضمیر تو فتوی میدهند که هر چند که چرخ نقش حوادث را می خواهد
وفی الحال می نویسد (انتهی) صاحب شکیله که محو کند مگر بر آئینه آگاهی ما ظاهر می شود
بذیل (برینج نوشتن) گوید که سهوده و صفا ^{نقش} همچو جوهرش و محو می شود و ما از و آنگاه
کردن کاری و همچنین (بر آب نوشتن) (ار و و) (الف و ب) محو کند مثلاً نوشتن
عرض کند که (الف) و (ب) هر دو کنایه است بر آب کند صاحب آصفیه نے نقش بر آب
از محو کردن که هر چه بر آب نقش کنند هونا) کا ذکر کیا ہے جو اسی کا لازم ہے
خود بخود محو شود و باقی نماند مقصود انوری ^{بمعنی} بی ثبات هونا فانی هونا جلدت جانا
در شعر بالا همین است که مفتی رایت بر آب نهان ^{اصطلاحی} بقول
بهر چه فتوی دهد قضا آن را قبول کند و بهار کنایه از بی ثبات و ناپائدا که درون
جواب معنی روان را محومی نماید مقصود و آفریدن چیزی را (شیخ شیراز) جهان
شاعر اول الذکر همین است ولیکن به بر آب نهان است و زندگی بر باد و علامت
مطابقت معنی اصطلاحی او انشد و بهار ^{انهم} که دل بر او نهان و صاحب بحر آفریدن
معنی را که بیان کرده است و در از لغت و راترک کرد و مؤلف عرض کند که (بر آب
معنی بحال عرض می شود که نسبت (الف) نهان چیزی) گویا غرق کردن است و آب

از اینجاست کہ معنی بی ثباتی از و پیدا شد و لغزبوده اند بہ تحقیق ما از ہر سہ اسناد بالا (بر
 آفریدن را بجزو معنی خیال کنیم صاحب بجزو است آب و آتش زدن کسی را پیدا است بمعنی در
 نگر و کہ آن را ترک کرد (ارو) بے ثبات کمال تکلیف و تعب و اشدن اورا محققین بالا
 اورنا پندار کرنا اورنا پندار پیدا کرنا۔ ہمین معنی را لازم کرده اند و اسنادشان بر خلاف
 بر آب و آتش زدن مصدر اصطلاحی است و معنی دوم بیان کرده بہار از یک سہ
 بقول وارستہ و بجزو اور کمال تکلیف و تعب ہم حاصل نمی شود و اعتبار را نشاید (ارو)
 بدون (صائب ۵) عبت آن جنگجو بر آب (۱) کمال تکلیف اور تعب میں مبتلا رکھنا (۲) ہی
 و آتش می زند خود را بہ برات خطا چو حکم آسمانی بی فائدہ کرنا۔
 بر نمی گرد و بہ بہار این را برابر استناد و سند بالا بر آتش افکندن چھیری استعمال بمعنی بختن
 بمعنی (۳) سعی بی فائدہ کردن آورده معنی آن چیز در آتش است و این معنی حقیقی باشد
 اول را ہم ذکر و اسناد دیگر را ہم پیش کرده (ظہوری ۵) دل ظہوری بر آتش کہ فنا و ہلاک
 (صائب ۵) اینکه گاہی می زومم بر آب و کہ جهان بوی آن کہ باب گرفت بہ مؤلف
 آتش خویش را بوزوشنی کار مردم بود مقصود عرض کند کہ کلمہ بردی بجا بمعنی در باشد۔
 چو شمع بہ (عبد اللطیف خان تہما ۵) فکر بگیر (ارو) آگ میں جلنا۔ امیر نے اس کا ذکر
 بلندی دارم از خود مہربان بہ می زومم بر آب فرمایا ہے (کیف ۵) تپ الفت کی حرارت
 و آتش خویش را شہا چو شمع بہ مؤلف عرض ہنہن کسکو اسے کیف بہ ایک ہی آگ میں سب
 کند کہ محققین بالا در تعریف معنی اول غور خلق خدا جلتی ہے بہ

بر آتش نشاندن

بمصدر اصطلاحی بقول بجز (۱) بقرار گردانیدن مؤلف
 بقول بہار و اتند (۱) کنایہ از مضطرب و
 بقرار گردانیدن کسی را (صائب ۵)
 ز شوق بیستون آئینہ را بر سنگ زو شیرین
 پ خوشا کاری کہ بر آتش نشانند کار فرما را
 مؤلف عرض کند کہ متعدی آتش زیر پا
 و آشن و آتش زیر پا بودن کہ بجایش گذشت
 و (۲) بھی حقیقی یعنی سوختن کسی را و آتش
 (اردو) آتش پر یا آگ پر لٹانا بقول امیر
 (۱) بقرار گردانا (۲) جلانا (آتش لے) نہایت
 کو نچا تمام مین ہمرہ رقیبون کے پاشا و گکا
 بر آوردن را کہ می آید بر سبیل مجازیدن
 آتش سوزان گلخن پر ہا مون معنی استعمال کردہ اند کہ در معنی مصدر
 شوخی تھی یہ بس میرے ستانے کے مذکور از ہم جدا کردن و سد و دنودن
 شوخی تھی یہ آگ پر لٹانے کے لئے پشمن داخل است (اردو) صلح بقول آصفیہ
 سر و مہری کے سبب پتھم آگ ہوے عربی اسم مؤنث آشتی سبیل طایب صحت
 سرے جلانے کے لئے پ
 اصطلاحی ہو چکی ہر ہو چکی صاحب محبت آزمانی ہو چکی

بر آتش نہا دن

بقول بجز (۱) بقرار گردانیدن مؤلف
 بقول بہار و اتند (۱) کنایہ از مضطرب و
 بقرار گردانیدن کسی را (صائب ۵)
 ز شوق بیستون آئینہ را بر سنگ زو شیرین
 پ خوشا کاری کہ بر آتش نشانند کار فرما را
 مؤلف عرض کند کہ متعدی آتش زیر پا
 و آشن و آتش زیر پا بودن کہ بجایش گذشت
 و (۲) بھی حقیقی یعنی سوختن کسی را و آتش
 (اردو) آتش پر یا آگ پر لٹانا بقول امیر
 (۱) بقرار گردانا (۲) جلانا (آتش لے) نہایت
 کو نچا تمام مین ہمرہ رقیبون کے پاشا و گکا
 بر آوردن را کہ می آید بر سبیل مجازیدن
 آتش سوزان گلخن پر ہا مون معنی استعمال کردہ اند کہ در معنی مصدر
 شوخی تھی یہ بس میرے ستانے کے مذکور از ہم جدا کردن و سد و دنودن
 شوخی تھی یہ آگ پر لٹانے کے لئے پشمن داخل است (اردو) صلح بقول آصفیہ
 سر و مہری کے سبب پتھم آگ ہوے عربی اسم مؤنث آشتی سبیل طایب صحت
 سرے جلانے کے لئے پ
 اصطلاحی ہو چکی ہر ہو چکی صاحب محبت آزمانی ہو چکی

<p>دالف، بر آرزنده اصطلاح بقول شمس که از بندی برون آیم با غمی با تو فرو گویم</p>	<p>دالف، بر آرزنده اصطلاح بقول شمس که از بندی برون آیم با غمی با تو فرو گویم</p>
<p>دب، بر آرزنده برود و بالغت زبندیه دمی با تو بر آسایم با زار و و (الف) و</p>	<p>دب، بر آرزنده برود و بالغت زبندیه دمی با تو بر آسایم با زار و و (الف) و</p>
<p>دالف، غلط محض است و مجرود قولش</p>	<p>دالف، غلط محض است و مجرود قولش</p>
<p>دب، بر آشفتن بر هم زد و پریشان</p>	<p>دب، بر آشفتن بر هم زد و پریشان</p>
<p>دب، بر آشفتن بر هم زد و پریشان</p>	<p>دب، بر آشفتن بر هم زد و پریشان</p>
<p>دالف، بر آساییدن استعمال</p>	<p>دالف، بر آساییدن استعمال</p>
<p>دب، بر آسودن مرادف همان آساییدن بقول موار و پنجم آمدن (سعدی) شهنش</p>	<p>دب، بر آسودن مرادف همان آساییدن بقول موار و پنجم آمدن (سعدی) شهنش</p>
<p>دب، بر آسودن هم در محدوده گذشت و د ب بقول اندر بحوال</p>	<p>دب، بر آسودن هم در محدوده گذشت و د ب بقول اندر بحوال</p>
<p>دب، بر آسودن هم در محدوده گذشت و د ب بقول اندر بحوال</p>	<p>دب، بر آسودن هم در محدوده گذشت و د ب بقول اندر بحوال</p>
<p>دب، بر آسودن هم در محدوده گذشت و د ب بقول اندر بحوال</p>	<p>دب، بر آسودن هم در محدوده گذشت و د ب بقول اندر بحوال</p>
<p>دب، بر آسودن هم در محدوده گذشت و د ب بقول اندر بحوال</p>	<p>دب، بر آسودن هم در محدوده گذشت و د ب بقول اندر بحوال</p>
<p>دب، بر آسودن هم در محدوده گذشت و د ب بقول اندر بحوال</p>	<p>دب، بر آسودن هم در محدوده گذشت و د ب بقول اندر بحوال</p>
<p>دب، بر آسودن هم در محدوده گذشت و د ب بقول اندر بحوال</p>	<p>دب، بر آسودن هم در محدوده گذشت و د ب بقول اندر بحوال</p>
<p>دب، بر آسودن هم در محدوده گذشت و د ب بقول اندر بحوال</p>	<p>دب، بر آسودن هم در محدوده گذشت و د ب بقول اندر بحوال</p>
<p>دب، بر آسودن هم در محدوده گذشت و د ب بقول اندر بحوال</p>	<p>دب، بر آسودن هم در محدوده گذشت و د ب بقول اندر بحوال</p>
<p>دب، بر آسودن هم در محدوده گذشت و د ب بقول اندر بحوال</p>	<p>دب، بر آسودن هم در محدوده گذشت و د ب بقول اندر بحوال</p>

دہوپ

(ارو) (الف) اب کا ماضی مطلق (ب) (دہوپ میں ڈالنا)

دیگیو آشتن -

پراگندن شور مصدر اصطلاحی یعنی

پراغالییدن استعمال بقول موارد ملاحظت پیدا کرن و پزیری و ترو ریجا یعنی

پراگندن و تحریریں کردن کسی را مؤلف در است (ظہوری) نہ صرف شگری

عرض کند کہ آغالییدن بہر پنج معانیست در برد استان شوری پراگندم پانک در

مہودہ گذشت و تخصیص این با معنی بالا چشم خواب انباشتم افسانہ نازم پراگند

تقاضای سندی کند (ارو) پراگندن ملاحظت پیدا کرنا یعنی پیدا کرنا جو بصورتی

پراغاب آگندن مصدر اصطلاحی پیدا کرنا -

بول بحر و بہار و اند خشک گردانیدن برآمد استعمال بقول صاحب فرسنگ

پیزی را بافتاب (غیاثی حلوائی) فی فدائی خرج و خروج مؤلف عرض کند کہ

چیرانی برو چشم پراگندہ ام پراگندہ حاصل بالمصدر (برآمدن) کہ می آیشا

مہم تر پراغاب آگندہ ام پراگندہ عرض بر ہمہ معانیست (ارو) برآمدن حاصل بالمصدر

مکہ ترو ریجا یعنی بست و سوش گذشت ہے برآمدن کا اور اسکے کل معنوں پر شامل

ارو) دہوپ وینا یا دہوپ دکھانا اور بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث بگا

دل آصفیہ دہوپ میں سکھانا خشک کرنا نکاسی خرج آمدنی وہ زمین جو دریا کے

دہوپ میں رکھنا دہوپ لگانا مؤلف ہتجانے سے نکلے -

بن کرت ہے کہ وکن کی بول چال میں برآمد بھم بقول شمس بالفتح یعنی درخشندہ